اسلامیات (پارٹ-۲)

Mock Exams-2025

Name:- Mareya Amin

Batch:- RWP-OB 62

20

سوال ۲-

اسلام میں توحید کے نظریے کی وضاحت کریں----؟

اسلام کے انسانوں پر بے شمار ان گنت احسانات ہیں۔ ان میں سب سے بڑا احسان عقیدہ توحید ہے۔ لفظ 'عقیدہ' عربی زبان کے لفظ 'عقد' سے بنا ہے جس کے معنی ہیں 'گرہ لگانا'۔ اصطلاح میں اس سے مراد ہے دینی تعلیمات کو مضبوطی سے تھام لینا۔ عربی میں اس کے مترادف ایمان کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ سے جب ایمان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"کہ تو ایمان لائے اللہ پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر، رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی یا بری تقدیر پر"

گویا کہ ایمانیات کی بنیادی ... اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر ایمان، آسمانی کتابوں پر ایمان اور آخرت پر ایمان۔

عقیدہ توحید

جس طرح روح تمام تعلیمات کی جان ہے ... عقائد ہیں اسی طرح عقائد کی جان "عقیدہ توحید" ہے۔ توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں ایک ماننا اور جاننا۔ اللہ ہی نے کائنات کو پیدا کیا اور وہی اکیلا اس کا نظام چلا رہا ہے۔ اسلام میں عقیدہ توحید کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ کی ...

Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

لیے دو چیزوں کو ضروری قرار دیا گیا ہے، ایمان اور عمل صالح - اور ہمیشہ ایمان کو عملِ صالح پر مقدم رکھا گیا ہے - قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کہہ دو کہ اللہ ایک ہے - اللہ بے نیاز ہے - نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے - اور اس کا کوئی ہمسر نہیں -

(سورۃ اخلاص)

ایک اور جگہ فرمایا:

اور تم سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے انہیں یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں -

آج دنیا پر واضح ہو گیا ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے صحیح معنوں میں توحید کا تصور پیش کیا - دیگر مذاہب میں توحید کا تصور شرک کی آمیزش کے ساتھ موجود ہے - جیسا کہ عیسائیت میں تثلیث، یہودیت میں حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دینا - وغیرہ - اسلام وہ دین ہے جو ہر قسم کی پیچیدگی اور ابہام سے پاک ہے - اسلام قبول کرنے کی بنیادی شرط صرف اتنی سی ہے اللہ تعالیٰ کو معبودِ برحق سمجھنا اور اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا -

عقیدۂ توحید کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تمام تر عقائد اور عبادات کا انحصار اسی عقیدہ پر ہے - عقیدہ توحید پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص دیگر عقائد پر ایمان نہیں لا سکتا - مگر عقیدہ توحید کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی پوری مرضی اور رضامندی سے اپنی خواہشات کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے تابع کر دے - قرآن کریم میں ارشاد ہے:

(لا اکراہ فی الدین) دین میں کوئی جبر نہیں -

عقیدہ توحید کی اہمیت

انفرادی زندگی میں

قُربِ الٰہی - زندگی کا مقصد

شجاعت

وسعت نظر

صبر و تحمل

مایوسی سے پرہیز

عظمت انسانی

اجتماعی زندگی میں

معاشرتی امن

مساوات

فلاح و بہبود

عقیدہ توحید کی اہمیت - انفرادی زندگی میں -

قربِ الٰہی:- اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے انسان کے دل میں اپنے خالقِ حقیقی سے بے پناہ محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ کا ذکر کرنے سے انسانی دل کو سکون اور روح کو شفا حاصل ہوتی ہے۔ سورۃ البقرہ میں اللہ کا ارشاد ہے کہ **ایمان والے سب سے** زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں۔ بندہ مومن کا دل اپنے خالق و مالک کی محبت سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ۷۰ ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی طرح کی محبت انسان کے دل میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کا اپنے رب سے روحانی تعلق اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور انسانی زندگی کا مقصد قربِ الٰہی کا حصول بن جاتا ہے۔

عظمتِ انسانی:- عقیدہ توحید کا ایک بنیادی مقصد عظمت انسانی کا حصول ہے۔ اسلام نے انسان کو عزت بخشی۔ اسلام سے پہلے انسانی جان کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے ۔ ولقد کرمنا بنی آدم (اور ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی۔)

سورۃ التین میں اللہ کا ارشاد ہے ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔ اسی طرح سورۃ البقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ نے انسان کو بنایا تو فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اور فرشتوں کو حکم دیا کہ سب آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب کے سب سجدے میں گر پڑے سوائے ابلیس کے۔ اس نے تکبر کیا اور نافرمانوں میں سے ہو گیا۔ تو گویا انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا خلیفہ (نائب) مقرر کر کے انسانی ذات کو تکریم بخشی۔ اور انسان کو سب سے افضل مخلوق یعنی "اشرف المخلوقات" بنایا۔

۳۔ **شجاعت:-** عقیدہ توحید سے انسان میں شجاعت کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔ انسان دو چیزوں سے ڈرتا ہے یا تو اپنے ماں باپ اور اہل و عیال کی جدائی اور یا مادی چیزوں سے جیسے تلوار، چاقو وغیرہ اللہ پر ایمان بندہ مومن کے دل سے ان دونوں چیزوں کا خوف نکال دیتا ہے۔ اس کی زندگی اور موت دونوں ہی اللہ کے لیے ہوتی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے

کافر ہے تو کرتا ہے شمشیر پہ بھروسہ۔
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی۔

۴۔ **وسعتِ نظر:-** اللہ پر ایمان رکھنے والا کبھی تنگ نظر نہیں ہوتا۔ مومن کی سوچ دنیاوی یا مادی چیزوں کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے تک ہوتی ہے۔ اس کی خوشی، غمی، سکون یا بے سکونی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ اللہ اس سے راضی ہے یا نہیں۔ اس کی سوچ محدود دنیاوی چیزوں سے ہٹ کر لامحدود اور وسیع ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس نے رب کو پالیا اس نے سب پالیا۔

۵. **صبر و تحمل:-** جذبۂ ایمان سے انسان کے دل میں صبر و تحمل جیسی خوبیاں جنم لیتی ہیں۔ انسان کا اچھی اور بری تقدیر پہ ایمان ہوتا ہے۔ اچھے حالات میں شکر ادا کرتا ہے اور برے سے برے حالات میں صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ جب بھی کوئی مشکل آتی ہے تو وہ ان لا اللّٰہ وان الیہ راجعون (بے شک سب اللّٰہ ہی کا ہے اور ہم سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔) کا سہارا لیتا ہے

۶. **یاسیت / مایوسی سے بچاؤ:-** مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ اسلام میں مایوسی کو کفر کہا گیا ہے اور خودکشی کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ اللّٰہ کا ارشاد ہے،

فان مع العسر یسرا (اور بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے)۔
ایک اور جگہ فرمایا (اور اللّٰہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔)

• عقیدہ توحید کی اہمیت۔ اجتماعی زندگی میں

جب معاشرے کے ہر فرد میں صبر و تحمل، شجاعت، اور یقین جیسے جذبات پیدا ہونگے تو معاشرہ خود بخود فلاح اور خوشحالی کے راستے پر گامزن ہوگا۔ بندہ مومن اللّٰہ کے ساتھ ساتھ لوگوں سے بھی محبت کرتا ہے کیونکہ، لوگوں سے محبت اللّٰہ سے محبت کی نشانی ہے۔ اس سے معاشرے میں امن، بھائی چارہ اور محبت بڑھے گی۔ انسان ہر اس کام سے بچے گا جس میں اللّٰہ کی ناراضگی ہو جس سے عدل اور مساوات کا بول بالا ہوگا۔

حاصل بحث

توحید وہ چراغ ہے جس سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی دونوں ہی نورِ الٰہی سے منور ہو جاتی ہے۔

2- نماز اسلام میں عبادت کا بنیادی ستون ہے۔۔۔۔؟

اسلام میں عقائد کے بعد عبادات کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ امام غزالی کے مطابق اسلام عقائد اور عبادات کے مجموعے کا نام ہے۔ عبادت کے لغوی معنی "بندگی کرنے" کے ہیں۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر ان کو تھام لو گے تو کبھی رسوا نہیں ہو گے:- اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔ قرآن و سنت دونوں میں ہی ایمانیات و عبادات کا جامع تصور موجود ہے۔ عبادات کے حوالے سے حدیث ہے:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (ستون) (کلمہ طیبہ) نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔"

تو گویا بنیادی عبادات کی تعداد پانچ ہے۔ توحید کے بعد نماز کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

نماز

نماز کے لیے عربی زبان میں "الصلوٰۃ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی "دعا" کے ہیں۔ نماز کی فرضیت باقاعدہ طور پر نبوت کے دسویں سال ہوئی مگر اس سے پہلے بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ پہلی وحی کے موقع پر جب حضرت جبرائیلؑ حاضر ہوئے تو انہوں نے حضورؐ کو وضو سکھایا اور عبادت کی۔ کچھ علماء کا خیال ہے کہ پہلے صرف دو نمازیں فرض تھیں، فجر سے (طلوع آفتاب سے پہلے) اور غروب آفتاب کے بعد۔

نماز کی اہمیت۔ قرآن کی روشنی میں: سورۃ البقرہ میں اللہ کا ارشاد ہے: "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور جھکنے والوں

کے سامنے جھکا کرو۔"

"اور نماز قائم کرو تاکہ تم پرہیزگار رہو۔"

- حدیث کی روشنی میں:

"نماز دین کا ستون ہے۔"

"نماز جنت کی کنجی ہے۔"

اللہ اور بندے کے درمیان قائم کرنے کی والی چیز نماز ہے۔

نماز کے اثرات:-

۱- روحانی اثرات:

- **سکونِ قلب:** نماز سے انسان کو سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ ایک مسلمان جب دن میں پانچ مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوتا ہے تو اس ملاقات سے اسے اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو راحت ملتی ہے۔

- **گناہوں سے پرہیز:** نماز گناہوں سے پرہیز کا ذریعہ بنتی ہے۔ ایک انسان جب یہ سوچتا ہے کہ اسے اپنے رب کے حضور حاضری لگانی ہے تو وہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح وہ ہر قسم کی اخلاقی برائیوں سے بچا رہتا ہے۔ جو شخص نماز باقاعدگی سے پڑھتا ہے شیطانی خیالات اور وسوسوں سے بچا رہتا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے:

"ایک آدمی اور اس کے کفر و شرک کے درمیان فرق نماز کو ترک کرنا ہے۔"

- **جسمانی صفائی:** نماز جسمانی صفائی کی ضامن ہے۔ نماز کے لیے اولین شرط یہ ہے کہ انسان کا جسم پاک صاف ہو، کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ بھی صاف ہو۔ دن میں پانچ مرتبہ وضو کرنے سے انسان غلاظت سے بچ جاتا ہے۔ اس طرح وہ بہت سی جسمانی بیماریوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ ایک حدیث کے مطابق:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایک شخص کے دروازے میں نہر بہتی ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس نہر میں نہائے تو کیا اس کے جسم پر گندگی کا کوئی شائبہ رہ جائے گا؟ نماز کی بھی یہی مثال ہے۔ بلاشبہ باقاعدگی سے نماز پڑھنے والے کے جسم پر گندگی کا کوئی شبہ نہیں رہے گا۔

- **عاجزی و انکساری:** نماز میں انسان اللہ کے سامنے جھکتا ہے خشوع و خضوع سے اللہ کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ اس سے انسان میں عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ غرور و تکبر اس کے دل و دماغ پر حاوی نہیں ہوتے۔ نماز میں انسان کی روح بھی اللہ کے حضور جاتی ہے۔

۲۔ سماجی اثرات:

- **مساوات:** نماز انسان کو مساوات کا درس دیتی ہے۔ مسجد میں امیر، غریب، آقا، غلام سب برابر ہوتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز۔

نماز، اللہ کے لیے پڑھی جاتی ہے اور اللہ کے لیے سب برابر ہیں۔ اس سے معاشرے کے سب تفرقات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور معاشرے میں مساوات اور برابری پیدا ہوتی ہے۔

- **معاشرتی برائیوں کا خاتمہ:** معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لیے نماز ایک اہم آلہ ہے۔ انسان کے دل میں اپنے رب سے ملاقات کی خوشی بھی ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی اس بات کا ڈر بھی ہوتا ہے کہ اس کی کوئی حرکت خالقِ حقیقی کو ناراض نہ کر دے۔ اس لیے وہ چوری، دھوکہ، بے راہ روی وغیرہ جیسی معاشرتی برائیوں سے پرہیز کرتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ

"بے شک نماز برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔"

۳۔ **اخلاقی اثرات:** باقاعدگی سے نماز پڑھنے سے انسان کے اخلاق میں نمایاں خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جسم کی صفائی سے لے کر روح کی صفائی تک نماز انسانی زندگی پر ہر طرح سے اثر انداز ہوتی ہے۔ انسان نفس کو قابو کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے جس سے وہ ہر قسم کی اخلاقی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ صبر و تحمل، عجز و انکساری جیسی خوبیاں انسان میں جنم لیتی ہیں۔

3۔ اسلام میں خواتین کے کردار اور مقام پر بحث کریں۔۔۔

عقائد اور عبادات کے بعد اسلام میں حقوق کی ادائیگی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے انسانوں، جانوروں یہاں تک کے بے جان چیزوں اور درختوں کے حقوق بھی واضح کیے۔ اسلام سے پہلے عورتوں کے بنیادی حقوق تک ان کو حاصل نہیں تھے۔ بیٹیوں کی پیدائش کا سن کر ان کو زندہ ہی دفنا دیا جاتا تھا۔ تعلیم، شادی اور وراثت کے حقوق بری طرح سے پامال کیے جاتے تھے۔ عورتوں کی عزت و حرمت کی بھی کوئی اہمیت نہ تھی۔ آج بھی بہت سارے مذاہب میں عورتوں کو مکمل حقوق اور آزادی حاصل نہیں لیکن اسلام نے عورتوں کو ان کے جائز حقوق فراہم کرنے کا کام احسن طریقے سے انجام دیا۔

اسلام میں خواتین کا کردار اور مقام

۱۔ **بحیثیت ماں:** ماں ہونے کی حیثیت سے عورت کا کردار اور مقام بہت خاص ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

آپ ﷺ نے ماؤں کی عزت اور احترام پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ "اگر میری ماں زندہ ہوتی اور میں نماز پڑھ رہا ہوتا اور وہ مجھے آواز دیتی تو میں نماز چھوڑ کر ان کی بات سننے چلا جاتا۔

۲۔ **بحیثیت بیٹی:** آپؐ نے اپنی بیٹوں سے محبت اور شفقت دکھا کر عملی طریقے سے اُمت کو ظاہر کر دیا کہ اسلام میں بیٹوں کا کیا مقام ہے۔ آپؐ کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضؓ جب آپؐ کے پاس آتی تو آپؐ احترام میں کھڑے ہو جاتے اپنی چادر بچھاتے اور محبت اور شفقت سے انکے سر پر ہاتھ رکھتے۔

۳۔ **بحیثیت بیوی:-** ازواج مطہرات سے آپؐ کا تعلق اور محبت اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام میں بیویوں کے لیے کیا حقوق ہیں۔ شوہر کو چاہیئے کہ وہ بیوی کا مزاج شناس ہو، اس کی خوشی اور سکون کا احساس کرے۔ آپؐ ازواج مطہراتؓ سے محبت سے پیش آتے، ان کے آرام کا خیال رکھتے اور گھر کے کام میں ان کا ہاتھ بھی بٹاتے۔ اسلام میں بیویوں کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔

۴۔ **بحیثیت بہن:** آپؐ کی رضاعی بہن حضرت شیماؓ کے احترام و وقار کی کئی واضح مثالیں موجود ہیں۔ غرض یہ کہ اسلام نے عورتوں کے کردار اور مقام کے حوالے سے واضح تعلیمات پیش کی ہیں۔

زندگی کے مختلف شعبوں میں عورتوں کے حقوق:-

۱۔ **زندگی کا حق:** اسلام سے قبل عورت زندگی کے حق سے محروم تھی۔ عورت کی پیدائش کو رسوائی کا سبب سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے اولاد کو موت دینے سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اور اپنی اولاد کو بھوک کے ڈر سے ناحق قتل نہ کرو۔

۲۔ **تعلیم کا حق:** آپؐ کا ارشاد ہے: علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

مدینہ منورہ میں فلاحی ریاست کے قیام کے بعد آپؐ نے "صفہ" اور "دار القراء" کے نام سے درسگاہیں قائم کی جس میں عورتوں

کی تعلیم کا بھی بندوبست کیا گیا۔ اس حوالے سے خواتین اساتذہ کا تقرر بھی کیا گیا۔

۳- **پرورش کا حق:** اولاد کے حقوق میں سے ایک بنیادی حق یہ بھی ہے کہ انکی اچھی پرورش کی جائے۔ سب سے پہلے اولاد کا ایک خوبصورت سا نام رکھا جائے۔ انہیں گھر پر ہی اچھائی اور برائی کی تمیز سکھائی جائے تاکہ آگے جا کر وہ معاشرے کا بہترین فرد ثابت ہوں۔ اس حوالے سے عورت کی تربیت زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس نے آگے جا کر ایک ماں کا کردار ادا کرنا ہے جس سے ایک نئی نسل پروان چڑھے گی۔

۴- **شادی کا حق۔ نان و نفقہ:** اسلام عورت کو پسند کی شادی کی اجازت دیتا ہے۔ اس حوالے سے حضرت خدیجہ رضؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے آپ رضؓ نے خود حضورؐ کو شادی کا پیغام بھجوایا۔ اسی طرح اسلام مرد کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ شادی کے بعد وہ اپنی بیوی کے نان و نفقے کی ذمہ داری اٹھائے۔

۵- **حق مہر:** نکاح کے وقت طے شدہ حق مہر کی ادائیگی شوہر پر لازم ہے۔

۶- **خلع کا حق:** اسلام میں عورتوں کو خلع کا حق بھی حاصل ہے۔ اس کے برعکس دیگر مذاہب کو دیکھا جائے تو عورت کو شوہر کے ساتھ ہی جلا دیا جاتا تھا۔ اسلام نے عورت کو یہ حق دیا ہے کہ اگر شوہر کی وفات ہو گئی ہے تو بیوہ کو جائیداد میں حصہ دیا جائے گا اور عدت پوری کر کے دوسری شادی کی اجازت ہے۔ اور اگر شوہر کے ظلم و ستم کے باعث وہ خوش نہیں ہے تو وہ خلع (علیحدگی) کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

۷- **وراثت میں حصہ:** عورت کو وراثت میں بھی حقوق حاصل ہیں چاہیئے وہ ماں ہو، بیٹی ہو، بہن ہو یا پھر بیوی۔

حاصل بحث: اسلام میں عورتوں کا مقام بہت اہم ہے۔ سیاسی

اور معاشرتی امور میں بھی عورتیں مردوں کے شانہ بہ شانہ نظر آتی ہیں۔
آپ ﷺ کا ارشاد ہے ”عورتوں کو انکا حق دو بے شک تم سے انکے بارے میں
سوال کیا جائے گا“۔ ایک اور جگہ فرمایا ”جس نے اپنی تین بیٹیوں کی
پرورش کی اور پھر انکی شادی کی وہ اور میں قیامت کے دن ایسے
ساتھ ہونگے جیسے یہ دو انگلیاں۔

4- (i) اسلام میں امن: اسلام ہمیشہ سے ہی امن کا داعی ہے۔ لفظ اسلام
کے لغوی معنی ہیں امن میں داخل ہو جانا۔ گویا اسلامی تعلیمات پر
عمل کر کے انسان امن میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسلام ہمیں ہر قسم کی
لڑائی، جھگڑے، ظلم، فریب سے روکتا ہے کیونکہ اسلام ایک امن
پسند مذہب ہے۔ اور آپ ﷺ پیغمبرِ امن ہیں۔ ایک حدیث
میں آتا ہے: مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ یعنی کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ
بھائی چارے کو دشمنی پر فوقیت دی۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد آپ ﷺ
نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات یعنی بھائی چارے کا
رشتہ قائم کیا۔ اسی طرح قرآن حکیم کی تعلیمات بھی ہمیں امن
کا درس دیتی ہیں: زمین میں خون ریزی نہ کرو۔ (البقرہ)
حدیث: اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔
تاریخ اسلام ایسی کہانیوں سے بھری پڑی ہے جب قتل و غارت کے
بجائے امن کو فروغ دیا گیا۔

(ii) اسلام میں تزکیہ نفس: تزکیہ نفس سے مراد ہے نفس کا احتساب۔
انسان کا نفس اسکو برائی کی رغبت دلاتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد
ہے کہ انسان اپنے آپ کو برے کاموں سے روکے اور بھلائی کی طرف
راغب کرے۔ تزکیہ نفس کے بہت سے طریقے ہیں جیسے روزہ، نماز،
تقویٰ وغیرہ۔